الساعة التی من سار فیها حاق بہ الضر " فمن صدقك بهذا فقد کذب القرآن، واستغنى

نقصان اٹھائے گا اور اس ساعت سے خوف دلا رہا ہے جس میں سفر کرنے والا ضرر اٹھائے گا بس جس نے اس بات میں

عن الاستعانة باللّٰہ فی نیل المحبوب ودفع المکروہ، وینبغی فی قولك للعامل بامرك ان

تیری تصدیق کی اس نے ضرور قرآن کی تکذیب کی وہ محبوب کے حاصل کرنے میں اور مکروہ کے دفع کرنے میں اللہ سے

یولیك الحمد دون ربہ لانك بزعمك انت ھدیتہ الی الساعة التی نال فیھا النفع وامن

مستغنی ہوگیا، تیرے قول پر عمل کرنے والے کیلئے سزاوار ہے کہ اللہ کے سوائے کسی اور کی حمد کرے کیونکہ تو اس گمان میں ہے

کہ تجھکو وہ ساعت بتائی گئی ہے کہ جس میں نفع حاصل ہو اور ضرر سے محفوظ رہے۔

ایھا الناس ایاکم وتعلم النجوم الا ما یھتدی بہ فی بر او بحر، فانہ یدعو الی

اے لوگو بچو تم نجوم سیکھنے سے مگر اس قدر کہ خشکی و تری میں تم کو راستہ بتانے ضروری ہو۔ یہ تم کو پیش گوئی

الکھانة المنجم کالکاھن، والکاھن کالساحر، والساحر کالکافر، والکافر فی النار سیروا

کی طرف دعوت دیتا ہے۔ منجم کاہن کے مثل ہے کاہن ساحر کے مثل۔ ساحر کافر کے مثل ہے اور کافر جہنم میں جائیگا

علی اسم اللّٰہ وعونہ، ومضی فظفر بمرادہ صلوات اللّٰہ علیہ۔

اسم اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کی اعانت کے ساتھ چلتے ہوئے گذر جاؤ، چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور فتحیاب

ہوئے اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (احتجاج طبرسی ج ا ص ۳۵۲)

حضرت امیر المومنینؑ اور صعصعہ ابن صوحان

منہاج الحق میں حضرت امیر المومنین اور آپ کے صحابی صعصعہ ابن صوحان کی یہ گفتگو مرقوم ہے۔

صعصعہ: یا امیر المومنین انت افضل ام آدم ابو البشر؟

یا امیر المومنین آپ افضل ہیں یا آدم ابو البشر۔

حضرت امیر المومنین، تزکیة المرء نفسہ قبیح۔ قال اللّٰہ لآدم اسکن انت وزوجك

الجنة۔۔۔ وان کثیراً من الاشیاء اباحہ اللّٰہ علی وانا ترکھا وما قبلتھا

کسی شخص کا اپنی تعریف کرلینا برا ہے (مگر سن لے کہ) اللہ نے آدم کے لئے فرمایا کہ تم اور تمہاری زوجہ جنت

میں رہیں۔ تحقیق کہ بہت سی چیزیں خدا نے میرے لئے مباح کی ہیں۔ مگر میں نے انہیں ترک کیا اور قبول

نہ کیا۔

نوٹ: حضرت نے عمر بھر گیہوں نہیں کھایا۔

انت افضل یا امیرالمومنین ام نوح (یا امیرالمومنین آپ افضل ہیں یا نوحؑ)

حضرت امیرالمومنینؑ: ان نوحا دعیٰ علیٰ قومہ وانا ما دعوت علیٰ ظالمی حقی وابن نوح کان کافرا وابنای سید اشباب اھل الجنۃ

نوحؑ نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی اور میں نے میرے حق میں ظلم کرنے والوں کے لئے بھی بددعا نہیں کی و نیز نوحؑ کا بیٹا کافر تھا اور میرے دونوں بیٹے اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

صعصعہ انت افضل ام موسیٰ کلیم اللہ (آپ افضل ہیں یا موسیٰ کلیم اللہ)

حضرت امیرالمومنین: ان اللہ ارسل موسیٰ الی فرعون قال انی اخاف ان یقتلون حتی قال اللہ لاتخف ان لا یخاف لدی المرسلون قال رب انی قتلت منھم نفسا فاخاف ان یقتلان وانا ما خفت حین ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی تبلیغ سورۃ براۃ ان اقراھا علی قریش فی الموسم مع انی کنت قتلت کثیرا من صنادید قریش فذھبت الیھم و قرات علیھم وما خفتھم

بیشک خدا نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا تھا اور موسیٰؑ نے کہا تھا کہ میں ڈرتا ہوں کہ قتل کر دیا جاؤں گا۔ یہاں تک کہ خدا نے فرمایا کہ خوف مت کر کیونکہ مرسلین خوف نہیں کرتے۔ موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگارا میں نے ان میں سے ایک آدمی کو قتل کیا ہے اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ قتل کیا جاؤں گا اور میں نے خوف نہیں کیا جب کہ رسول اللہؐ نے مجھے سورۃ برات کی تبلیغ کے لئے بھیجا تھا کہ حج کے زمانہ میں قریش کے سامنے پڑھوں حالانکہ میں نے بزرگان قریش سے بہت سوں کو قتل کیا تھا پس میں ان کی طرف گیا اور ان پر سورۂ برأت پڑھا اور خوف نہ کیا۔

صعصعہ: انت افضل ام عیسیٰ بن مریم (آپ افضل ہیں یا عیسیٰ ابن مریم)

حضرت امیرالمومنین: عیسیٰ ام کانت فی بیت المقدس فلما جاء وقت ولادتھا سمعت قائلا یقول لھا اخرجی فان ھذا بیت العبادۃ لا بیت الولادۃ وانا فاطمۃ بنت اسد لما قرب وضع حملھا کانت فی الحرم فانشق حایط الکعبۃ وسمعت قائل یقول لھا ادخلی قد خلت فی وسط البیت وانا ولدت فیہ فان لیس لاحد ھذہ الفضیلۃ غیری لا قبلی ولا بعدی۔

جب عیسیٰؑ کی ولادت کا وقت آیا ان کی ماں بیت المقدس میں تھیں اور کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ یہاں سے باہر نکل جائے کہ بتحقیق یہ عبادت خانہ ہے زچگی خانہ نہیں اور جس وقت میری ماں فاطمہؑ بنت اسد کے وضع حمل کا وقت

قریب آیا وہ حرم میں تھیں پس دیوار کعبہ شق ہوئی اور وہ کسی کہنے والے کو کہتے سنیں کہ اندر داخل ہو پس وہ خانہ کعبہ میں داخل ہوگئیں اور بیت اللہ کے وسط میں تولد ہوا پس یہ فضیلت میرے قبل اور میرے بعد سوائے میرے کسی کے لئے نہیں۔

حضرت علی علیہ السّلام اور ایک خیبری

ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام ایک راستہ سے گذر رہے تھے اور ایک خیبری آپ کے ہمراہ تھا پس دونوں کا گذر ایک وادی سے ہوا جس میں پانی بہہ رہا تھا۔ پس خیبری اپنی سواری پر سوار ہو کر کچھ پڑھا اور پانی پر سے گذر گیا اور پلٹ کر حضرت کو آواز دی کہ اے شخص اگر تو بھی جانتا ہے جو میں جانتا ہوں تو تو بھی پانی پر سے گذر جاتا جیسا کہ میں گذر گیا۔

حضرت امیرؑ : تو ذرا اپنی جگہ ٹھہر جا۔

پھر حضرت امیر نے پانی کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ جم گیا اور اس پر سے گذر گئے۔ جب خیبری نے دیکھا اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگے اے جوان تو نے کیا کہا کہ پانی جم کر پتھر بن گیا۔

حضرت امیرؑ : تو نے کیا کہا تھا کہ پانی پر سے گذر سکا۔

خیبری : میں نے اللہ کو اس کے اسم اعظم کے ناسا تھ پکارا۔

حضرت علیؑ : وہ اسم اعظم کیا ہے۔

خیبری : میں نے محمدؐ اعظم کے وصی کے نام کے ساتھ خدا سے سوال کیا۔

حضرت امیرؑ : محمدؐ صلعم کا وصی تو میں ہوں۔

خیبری : بیشک آپ سچ فرماتے ہیں۔

پس اس نے اسلام قبول کر لیا۔ (بحر المعارف ص ۳۱۹)

ماوراتے کوہ قاف

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ کوہ قاف کے پرے ایک عالم ہے جہاں میرے سوائے کوئی نہیں پہونچ سکتا ہیں۔۔۔ اس کے ساتھ میرا علم ایسا ہی ہے جیسا کہ تمہاری اس دنیا کے ساتھ میں اس

پر محیط اور گواہ ہوں۔ اگر میں چاہوں کہ دنیا کے ساتوں آسمان اور زمینوں پر سے گذر جاؤں تو ایک چشم زدن سے کم وقفہ میں گذر سکتا ہوں کیونکہ میرے پاس اسم اعظم ہے اور میں آیت عظمیٰ اور معجزہ باہرہ ہوں، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ (مشارق الانوار، بصائر الدرجات)

قضایائے امیر المومنینؑ

تاریخ انسانی میں حضرت رسالت مآبؐ کے بعد جامع ترین و ہمہ گیر شخصیت سوائے حضرت علی علیہ السلام کے اور کوئی نہیں ملتی۔ علوم الٰہیات، کلام و فلسفہ و سیاست و اخلاق، معاشرت، تفسیر و حدیث و فقہ، لغت و نحو، خطابت و بلاغت، انشاء و قضا اور شجاعت و سخاوت و عصمت وغیرہ میں آپ کی انفرادیت اس درجہ بڑھی کہ اسے ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ زمانہ رسالت میں ہر معرکہ جنگ کی فتح آپ ہی کی مرہون منت رہی۔ اور عہد خلفا میں آپ ہی حلال مشکلات رہے۔ آپ کے محیر العقول قضایا آپ کے زمانہ ہی سے محفوظ کئے جاتے رہے، عربی اور فارسی میں کئی کتابیں امیر المومنینؑ کے فیصلوں پر شائع ہوئیں۔ آپ کے اکثر قضایا ان کتابوں میں آج بھی محفوظ ہیں۔

نجاشی جلد ۳، اعیان الشیعہ ج ۱۲ ص ۲۲۵، فہرس طوسی ۱۹ ص ۲۰۲، رجال نجاشی ص ۲۲۶، ص ۲۲۶، ص ۳۹، ص ۵، ص ۱۵، ص ۱۳، ص ۲۲۹، ص ۱۸، ابن ندیم ص ۱۶۷، مناقب شہر آشوب، کتاب عجائبات الاحکام امیر المومنینؑ، کتاب قضایا امیر المومنینؑ وغیرہ، حضرت کے چند قضایا درج ذیل ہیں۔

ایک بیل اور گدھے کا جھگڑا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا کے زمانے میں ایک بیل نے ایک گدھے کو مار دیا۔ ان کے مالکین نے اس جھگڑے کو رسول خدا کی خدمت میں پیش کیا اس وقت رسول خداؐ اپنے اصحاب میں قیام فرما تھے۔ فرمایا کہ تم لوگ ان کا جھگڑا چکا دو۔ اصحاب نے جواب دیا کہ یا رسولؐ ایک جانور نے دوسرے جانور کو مارا ہے لہٰذا جانور پر کوئی حد جاری نہیں کی جا سکتی۔ پھر رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ تم ان کے درمیان فیصلہ کرو۔

حضرت علیؑ نے ان دونوں سے دریافت فرمایا کہ دونوں جانور بندھے ہوئے تھے یا کھلے ہوئے یا ایک بندھا ہوا اور دوسرا کھلا تھا۔ ایک آدمی نے جواب دیا کہ گدھا بندھا ہوا تھا اور بیل کھلا تھا اور اس کا مالک بھی اس کے ساتھ موجود تھا پس حضرتؑ نے فرمایا کہ بیل کے مالک کو ایک گدھے کا پورا تاوان ادا کرنا چاہیئے۔

رسول خداؐ نے اس فیصلہ کو سن کر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا کہ خداوندا تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھ سے ایک ایسے شخص کو پیدا کیا جو مدلل فیصلے کرتا ہے۔ (کتاب عجائب احکام امیر المومنینؑ) (۱۱)

مولود کی تشخیص

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ تین آدمیوں کے درمیان جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ایک ہی طہر میں ایک عورت سے ہم بستری کی تھی وضع حمل پر بچہ کی ابنیت پر جھگڑا واقع ہوا۔ جب وہ فیصلہ کے لئے حضرت علی کے پاس آئے تو حضرت نے فرمایا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے حق میں قرعہ نکلے بچہ اسی کا مقصود ہو گا۔ پس قرعہ ڈالا اور بچہ کی دیت کو حضرت نے تینوں آدمیوں میں تقسیم کر دیا اس لئے کہ انہوں نے بچے کے نسب کو مشتبہ کر دیا تھا آپ نے تاوان کا تیسرا حصہ اس شخص کے ذمہ لگایا جس کے حق میں بچہ کا قرعہ نکلا تھا اور باقی دو ثلث دوسرے دو آدمیوں کے ذمہ لگائے اور تمام دیت لڑکے کی ماں کو دلوا دی اور زجر و ہدایت کی کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کریں۔

یہ سن کر رسول خداؐ اس قدر ہنسے کہ آپ کے دانت نظر آنے لگے اور فرمایا کہ علیؑ نے جو فیصلہ کیا ہے اس میں ترمیم کی گنجائش نہیں۔ انجیل میں بھی ایسے ہی ایک واقعہ کا ایسا ہی فیصلہ مذکور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم اہل بیتؑ میں اس نے ایسے شخص کو قرار دیا ہے جو حضرت داؤد کے جیسے فیصلے کرتا ہے (مناقب شہر آشوب)

رسول کریمؐ پر الزام

کتاب امالی میں مذکور ہے کہ رسول خداؐ نے ایک اعرابی سے ایک ناقہ ستر درہم میں خریدا اور اس کی پوری قیمت ادا کر دی قیمت لینے کے باوجود اعرابی نے جھگڑا شروع کیا کہ آپ نے قیمت ادا نہیں کی بالآخر اعرابی نے کہا کہ کسی شخص کو حکم مقرر کرو تاکہ اس جھگڑے کا تصفیہ کرے۔ آنحضرت نے اعرابی کے حسب اتفاق حضرت ابو بکر کو حکم مقرر کیا۔ ابو بکر نے پوچھا کہ اے اعرابی تیرا کیا دعویٰ ہے، اس نے کہا کہ ناقہ کی قیمت کے ستر درہم چاہیئے۔ اس کے بعد آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے ناقہ لینے کا اقرار تو کیا اب قیمت ادا کرنے کے ثبوت میں دو گواہ پیش کیجیئے۔ یا ستر درہم ادا کیجیئے۔ رسول خدا نے منہ پھیر لیا۔ اسی اثناء میں حضرت عمر بھی آ گئے اور آنحضرت نے اعرابی کے اتفاق سے عمر کو حکم بنایا اور حضرت عمر نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ یہ سن کر آنحضرتؐ غضب آلود ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں اس شخص کو چاہتا ہوں کہ جو حکم خدا کے مطابق فیصلہ کرے۔ پس اعرابی کے اتفاق سے حضرت علی حکم بنائے گئے۔ حضرت علیؑ نے اعرابی اور رسول خدا دونوں سے واقعہ دریافت کر کے اعرابی سے فرمایا کہ رسول خدا تو فرماتے ہیں کہ ناقہ کی قیمت ادا کر چکے ہیں، کیا وہ سچ نہیں کہتے ہیں۔ اعرابی نے کہا کہ نہیں۔ حضرت علی نے نیام سے تلوار نکال کر اعرابی کی گردن اڑا دی۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم نے اس کو قتل کیوں کیا۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ اس نے رسول خدا کی تکذیب کی۔ جو کوئی خدا کے رسول کی تکذیب کرے اس کا قتل واجب ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے صدق و راستی کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا کہ اے بھائی تو نے اعرابی کے قتل کرنے میں حکم خدا کی خلاف ورزی نہیں کی۔